سوال

اگر کسی کا ماضی خراب ہو اور اس نے توبہ کر لی تو کیا رشتہ قبول کر لیا جائے ؟

جواب

لحمد للہ.

نتہ آیا ہے اس وقت دین و اخلاق والا ہے ، تو اس رشتہ سے انکار نہیں کرنا چاہیے ، اور پھر صرف اس لیے رشتہ نہ کیا جائے کہ اس شخص کا ماضی گناہوں سے اٹا ہوا تھا ، حالانکہ وہ ان گناہوں نے توبہ کر چکا ہے ، اور اپنے ماضی پر نادم ہے .

شکوک و شبہات پیدا کرنے ، اور بر اگمان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ، کتنے ہی گنہگاروں کو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہدایت دی اور اسے توفیق دے کر اسے عزت سے نوازا اور خیر و بھلائی کے راستے آسان کر دے .

، گندگی و شر کی اتھاہ گھرائیوں میں گرا ہوا تھا ، بیٹی کو حاصل نہ کر سکنے کی بنا پر اسے چھوڑنے کا یہ معنی نہیں کہ اللہ اسے ہدایت دے دے تو وہ اپنی بیوی اور اولاد کو بھی چھوڑ دے گا .

مسئلہ میں دیکھا یہ جائیگا کہ اب اور اس وقت اس کی حالت کیا ہے ، اگر تو وہ نیک و صالح ہے تو پھر رشتہ سے انکار نہیں کرنا چاہیے ، کیونکہ یہ چیز حدیث کے خلاف ہے .

ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

'جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کر دو ، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں وسیع و عریض فتنہ بپا ہو جائیگا "

ر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے .

ب و صالح ہونے کے لیے اس کا خود کہنا کہ وہ صالح اور نیک ہے اور نماز روزہ کی پابندی کرتا ہے ، یا عمرہ کیا اور حج کرنا چاہتا ہے ، بلکہ اس کے لیے اس کے دوست و احباب اور پڑوسیوں اور مسجد کے امام وغیرہ سے اس کے متعلق دریافت کیا جائیگا ، جو اس کے معاملات کا علم رکھتے ہیں .

وں میں سے اس رشتہ پر اعتراض کرنے والوں کو کم از کم اس کے بارہ میں شک کرنے کا حق حاصل ہے اس لیے اس رشتہ کو قبول کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے ، بلکہ اس کی استقامت اور صالح ہونا واضح ہو جائے تو ٹھیک ، اور اگر آپ کو اس کے متعلق کوئی شک ہو یا تردد ہو جائے تو پھر بچنا اور اجتنا

مزید تفصیلات کے لیے سوال نمبر (5202) اور (105728) کے جوابات کا مطالعہ کریں ، ان میں خاوند میں پائی جانی ضروری صفات اور منگیتر کے حالات معلوم کرنے کے وسائل بیان کیے گئے ہیں .

اسی طرح سوال نمبر (97240) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں ، اس میں ہم نے خراب ماضی والے شخص کے رشتہ کو قبول کرنے کے بارہ میں چند ایک نصیحتیں اور راہنمائی بیان کی ہیں اس میں بیان کیا گیا ہے کہ :

کے اختیار کا حکم اس طرح کہ آپ کے لیے اس کا دین اور اخلاق واضح ہوا ہے اس کے مطابق حکم ہوگا ، کیونکہ اس نے آپ کا خاوند بننا ہے ، آیا اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ آپ کے دین اور عزت کی حفاظت کر سکے گا .

اتھ رہتے ہوئے اپنی عزت اور اپنے دین کو محفوظ رکھ سکیں گی ، یہ اس کے مطابق ہی ہے جو ہم آپ کے لیے پہلے بیان کر چکے ہیں ، یہ نہیں کہ اللہ تعالی اسے آپ کے ہاتھوں ہدایت دے ، کیونکہ مرد کی اپنی بیوی پر تاثیر اور اثراندازی زیادہ ہوتی ہے ، لیکن عورت بہت کم اپنے خاوند پر اثرانداز ہوتی ہے .

کر ہدایت و استقامت کے اعتبار سے ، اگر آپ اس کی بہت حالت پر مطمئن نہیں اور اس کی سچی توبہ سے مطمئن نہیں تو پھر اس حالت میں ہم آپ کو اسے اپنا شریک حیات بنانے کی نصیحت نہیں کرتے .

س آدمی کے حالات جاننے اور معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ، اور ان معلومات کی بنا پر آپ اپنا کوئی آخری فیصلہ کریں ، اور اس کے ساتھ ساتھ استخارہ کرنا مت بھولیں ، کہ اللہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق دے .

انہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نیک و صالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے .

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

125886